پروفیسر محمد حمزہ نعیم

مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور شعبِ بنی ہاشم

کوئی درخت بغیر شاخوں کے نہیں ہوتا اسی طرح خاندان اور قبیلے (شجرہ نسب) باپ سے بیٹے، بیٹیاں، بیٹوں سے پوتے، پوتیا، بیٹیوں سے نواسے نواسیاں، شاخیں بنتی چلی جاتی ہیں۔

ارشاد ربانی ہے اے لوگو! ہم نے تمھیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمھارے شعوب، خاندان اور قبیلے بنا دیے تا کہ تم ایک دوسرے کی پہچان کر سکو۔ (خاندان اور قبیلے شاخیں اور گوتیں ذریعہ تفاخر نہیں، صرف تعارف کا ذریعہ ہیں) ذریعۂ تفاخر تو تقویٰ ہے۔ اللہ کے ہاں زیادہ عزت والا تم میں سے وہ ہے جو زیادہ تقویٰ والا ہے۔ (الحجرات)

ش ع ب، تین حرفی مادہ ہے جو متضاد معانی کا حامل ہے یعنی جمع کرنا اور متفرق کرنا، پھاڑنا وغیرہ شاخوں والا ہونا، یعنی ایک درخت جو نیچے جمع ہے اکٹھا ہے، اوپر اس کی شاخیں متفرق ہیں۔ بالکل اسی طرح جس طرح ہزار ہا قبیلے، ذاتیں، ان گنت قومیں، برادریاں سطح ارض پر آباد ہیں، اوپر جا کر سب بابا آدم اور اماں حوّا علیہما السلام پر ایک ہیں۔ اسلام نے قرآن اور حدیث میں ہمیں یہی سبق دیا ہے کہ تم سب آدم علیہ السلام کی اولاد ہو اور یہ کہ معیار عزت تقوی، اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی فرماں برداری ہے۔

یہ پہلا سبق تھا کتاب ہدیٰ کا
کہ مخلوق ساری ہے کنبہ خدا کا

شعب کا معنی پہاڑی راستہ، درہ کوہ اور بڑا قبیلہ بھی ہے۔ اصل میں جہاں پر جو بڑا قبیلہ آباد ہو گیا وہ علاقہ اس کے نام سے موسوم ہو گیا۔ یہ ایک ایسی حقیقت ہے جس سے انکار چمکتے سورج سے انکار ہے۔ ہر علاقے، ہر زبان اور ہر زمانے میں یہ الفاظ ایسے ہی مروج تھے اور ہیں۔ کہیں ایک قبیلے کے نام سے علاقے کو ایک نام دیا گیا، کہیں کسی ایک شخص کے نام پر علاقے کا نام رکھ دیا گیا اور ہر علاقے اور بولی میں ایک ہی مفہوم معمولی اختلافی لفظوں کے ساتھ ادا کر دیا گیا۔ اردو، پنجابی کو لے لیں۔

سیال قوم کی جنگل والی آبادی جھنگ سیال، سندرانہ قوم کی آبادی سندرال، تاج الدین سوری کا آباد کردہ اس کا محکوم علاقہ سوری کوٹ یا شورکوٹ، ظریف خان نامی شخص کے نام پر کوٹلہ ظریف خان، ٹیک سنگھ کے نام پر ٹوبہ ٹیک سنگھ، گوجر قوم کی بڑی بڑی آبادیاں گوجرہ، گوجرانوالہ اور گوجر خان، سرگانہ قوم کے رستم کے نام پر رستم سرگانہ، سیال قوم کی آبادیاں میرک سیال، محرم سیال، خان نام کے آدمی کا مسکن خان دا کوٹ، شاکر نام پر کوٹ شاکر، یہ مختصر سے علاقے کی مثالیں پیش کی ہیں۔ یہی صورت حال جزیرہ عرب سمیت پوری آباد زمین کی ہے۔ انگریزوں کی بستی انگلستان، ترک علاقے ترکی اور ترکستان، قازق قوم سے قازقستان، عربی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا شہر مدینۃ الرسول کہلایا۔ قدیم عربی میں ایک ہی

بستی اور شہر میں کسی بھی معروف اور نام وَر دادا کی اولاد اس بزرگ کے نام کا علاقہ، محلّہ یا شعب کہلایا۔ تاہم علاقوں، بستیوں اور محلوں وغیرہ کے نام صرف قوموں، قبیلوں اور شخصیات ہی کے نام پر ضروری نہیں۔ وجہ تسمیہ کئی طرح کی ہوسکتی ہے تفصیل میں جانا مقصود نہیں یہ بات ہر کوئی جانتا ہے۔

مکہ مکرمہ جب اُمّ القریٰ، سب بستیوں کی ماں، سب سے پہلے آباد ہونے والا، اپنے درمیان اللہ کے گھر کی سعادت پانے والا شہر ہوا تو لازم تھا کہ یہاں بھی خاندان اور قبائل کے نام پر آبادیوں کی پہچان ہوتی۔ لہٰذا قبل از اسلام قدیم عرب میں مکہ شہر میں بھی درجنوں شُعوب تھے۔ کتاب اخبار مکہ میں ۴۱ شُعوب کی فہرست موجود ہے۔ اہل تحقیق مراجعت فرما سکتے ہیں۔ بعض شُعوب بھرپور آبادی والے، بعض گزرتے زمانہ کے ساتھ غیر آباد بھی ہوئے۔ مکہ مکرمہ کے انھی شُعوب میں قریشی گھرانوں کے مسکونہ مکانات تھے اور انھی گھرانوں اور خاندانوں کے ناموں کی نسبت سے موسوم بھی تھے۔ مثلاً بیت اللہ کے جنوب میں شَعب بنی مخزوم، مشرق کی طرف شَعب بنی عامر اور شَعب بنی ہاشم (حوالہ کے لیے دیکھیے: کتاب المنمق، اخبار مکہ و دیگر)۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا حضرت عبدالمطلب بن ہاشم ان کے تین سوتیلے بھائیوں اسد، نضلہ اور ابوصیفی کے مکانات جس شعب میں تھے وہ ان کے والد محترم سردار ہاشم بن عبد مناف کے نام پر شَعب بنی ہاشم یعنی ہاشمی خاندان کا محلّہ کہلایا۔ بیت اللہ شریف کے بالکل مشرق میں جس مکان کو مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ہونے کا شرف حاصل ہوا، آج کل وہاں مکہ مکرمہ کی عظیم لائبریری مکتبہ مکہ قائم ہے۔ ناسخ التواریخ کا مشہور شیعہ مؤرخ لکھتا ہے:

’’ولادت آنحضرت در مکہ در کوئے بود کہ مشہور است بہ زقاق المولد و آں کوئے در شعبے است کہ معروف است بہ شَعب بنی ہاشم۔‘‘ (ناسخ التواریخ، جلد:۲، ص:۳۴۱) (زقاق کا معنی گلی یا چوک)

یعقوبی جیسا قدیم اور شیعہ مؤرخ مقاطعہ قریش کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ بنو ہاشم اور بنو مطلب شَعب بنی ہاشم اپنے موروثی شعب میں محصور رہے۔

’’حَصَّرَتْ قریش رسولَ اللّٰہِ وَ اَھْلِ بَیْتِہٖ من بَنی ھاشم و بنی مطلب بن عبد مناف فی الشَّعب الذی یقال لہ شَعب بنی ھاشم۔‘‘ (تاریخ یعقوبی)

ایک اور مؤلف اپنی تالیف رسالت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم میں جب کہ وہ خود بھی مکی ہے، لکھتا ہے:

’’شعبِ بنی ہاشم میں عبدالمطلب کے مکان کے ساتھ بھی لوگوں نے یہی (مبالغہ احترام) کیا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام پیدائش مانا جاتا ہے۔ (ص:۱۳۸) اسی صفحہ کے حاشیہ پر لکھا ہے: ’’شِعْب دو پہاڑوں کے درمیانی وادی کو کہتے ہیں۔ قبیلہ بنی ہاشم ایسے ہی مقام پر آباد ہے۔ اس لیے شعب بنی ہاشم کہا جاتا ہے۔‘‘

معجم البلدان کے الفاظ یوں ہیں: **’’و کان لعبد المطلب فقسم بین بنیہ حین ضعف بصرہ و کان النبی أخَذ حظ ابیہ وھو کان منزل بنی ھاشم و مسَاکنھم‘‘** (جلد:۵، ص:۲۷۰)

ترجمہ: 　اس شعب میں بنی ہاشم کے مکانات تھے، عبدالمطلب کی نظر جب کمزور ہوگئی تو انھوں نے اس شعب کو اپنے

تمام بیٹوں میں تقسیم کر دیا۔ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے باپ کا حصہ ملا۔

ابو طالب کو جو حصہ ملا اُسی میں حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی پیدا ہوئے۔ آج بھی مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم مکتبہ مکہ کے متصل دائیں جانب مولد علی، معروف جگہ ہے۔ اس کے قریب ہی آج کل زمزم کی بڑی ٹوٹیاں لگ گئی ہیں۔

قدیم مؤلف ابن عبدربہ نے لکھا ہے: ’’وولد علی بمکۃ فی شعب بنی ھاشم‘‘

(العقد الفرید، جلد:۳ص:۹۶)

زبیر بن عبدالمطلب کی وفات کے بعد آغاز نبوت سے دس برس تک حضرت علی رضی اللہ عنہ کے والد ابو طالب بنی ہاشم کے سردار رہے اور ایک غیرت مند قریشی سردار قبیلہ کی طرح مشرک معاندین قریش کے مطالبوں کو دو بار ٹھکرا دیا۔ اس زمانے میں قبائلی حمیت وعصبیت کا جذبہ ہی افراد خاندان کی حفاظت کا ذریعہ تھا۔ بنو ہاشم اور بنو مطلب نے مقاطعہ کے شدائد کو بخوبی برداشت کیا تھا۔ ابو طالب نے اسی موقع پر عبد شمس، نوفل، بنی مخزوم وغیرہ قبائل کی مذمت میں جو شعر کہے ان میں واضح طور پر کہا گیا تھا کہ ’’اللہ کے گھر کی قسم ہم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں چھوڑ سکتے یہاں تک کہ شعب (بنی ہاشم) میں گھمسان کی لڑائی تم نہ دیکھ لو۔‘‘ (سیرت ابن ہشام)

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم از علامہ شبلی نعمانیؒ میں بعد کے مشہور کیے گئے نام کی غلطی کو علامہ سید سلیمان ندویؒ نے حاشیہ کتاب پر لکھ کر درستی فرمائی کہ ’’یہ ایک پہاڑی درّہ تھا جو بنی ہاشم کا موروثی تھا۔‘‘ بنی ہاشم کا موروثی ہونے کی بنا پر ’’شِعْبِ بنی ہاشم‘‘ کہلایا۔

ایک اور معروف ماخذ تاریخ خلیفہ ابن خیاط میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب کی پیدائش کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے: ’’وُلِدَ عَلِیٌّ بِمَکَّۃَ فِیْ شِعْبِ بَنِیْ ھَاشم‘‘ (جلد: اوّل، ص:۱۸۲)

ترجمہ: علی رضی اللہ عنہ مکہ مکرمہ کے شعب بنی ہاشم میں پیدا ہوئے۔

محقق دوراں مؤلف ’’رحماء بینہم‘‘ حضرت مولانا محمد نافع دامت برکاتہم اپنی تالیف لطیف سیرت سیدنا علی المرتضیٰ کے صفحہ:۳۲ پر مذکورہ حوالہ تاریخ خلیفہ بن خیاط کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ’’ان (حضرت علی رضی اللہ عنہ) کی والدہ محترمہ فاطمہ بنت اسد ہیں۔ مکہ مکرمہ میں بنی ہاشم کی ایک وادی مشہور تھی جسے شِعْبِ بنی ہاشم کہتے تھے۔ اس وادی میں آنجناب کی ولادت ہوئی۔‘‘

یہ وہی جگہ تھی جس کا پہلے ذکر ہوا کہ مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منہ کریں تو دائیں طرف متصل جگہ پر مولد علی رضی اللہ عنہ لکھا ہوا تھا۔ اب یہاں صاف میدان بنا کر صحن حرم میں شامل کر لیا گیا ہے، تاہم مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم بصورت ’’مکتبہ مکہ‘‘ قائم ہے۔ اللہ اس مقدس مقام کو سلامت تا قیامت رکھے تا کہ اہل دل کی مشتاق نگاہوں کے لیے تسکین جان بنا رہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہجرت فرما جانے کے بعد آپ کے چچا زاد بھائی عقیل بن ابی طالب جو فتح مکہ کے

موقع پر مسلمان ہوئے ، نے مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور شِعبِ بنی ہاشم کے دیگر مکانات پر قبضہ کیا پھر خود ہی انھوں نے یا بروایت دیگر ان کی اولاد نے یہ سب مکانات محمد بن یوسف ثقفی (محمد بن قاسم کے دادا اور حجاج بن یوسف کے بھائی کے ہاتھ فروخت کر دیے) اس طرح شِعبِ بنی ہاشم اب شِعبِ ابن یوسف کہلانے لگا۔ (اخبار مکہ از ابوالولید ازرقی ، جلد:۲، ص:۱۶۰)

اس کے بعد امیر المؤمنین موسیٰ اور امیر المؤمنین ہارون عباسی خلفاء کی والدہ محترمہ خیزران نے یہ جگہ خرید لی اور اس نے مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کو گھریلو رہائشی حیثیت سے نکال کر مسجد بنادی اور اسے نماز کے لیے مخصوص کر دیا۔ (حوالہ بالا)

شیعہ مؤرخ نے بھی لکھا ہے کہ: ”مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم مشہور شِعبِ بنی ہاشم کے اندر ہے جسے اب سرائے محمد بن یوسف ثقفی کے نام سے پہچانا جاتا ہے۔“ اور یہ کہ اولادِ عقیل نے والد کے فوت ہونے پر حجاج کے بھائی محمد بن یوسف کو یہ مکانات اور جگہ فروخت کر دی جس نے ان اپنی سرائے بیضاء (White Home) میں اسے شامل کر دیا۔ ہارون رشید کی حکومت کے زمانہ میں اس کی والدہ خیزران نے مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد کی شکل دے دی کہ میلاد کے دن لوگ زیارت کو آتے اور خوشی مناتے ہیں۔ (ناسخ التواریخ ، جلد:۲، ص:۳۴۱)

اپنے عالی شان مکان میں ابن یوسف ثقفی نے مکانات شعب بنی ہاشم اور مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کو شامل کیا تو اس پورے علاقے کا نام ہی ”البیضاء“ یا ”شعب ابن یوسف“ پڑ گیا۔

معجم البلدان میں لکھا ہے: **شعب ابن یوسف وهو الشعب الذی اوی الیه رسول اللّٰه و بنو هاشم لما تحالف قریش علی بنی هاشم و کتبوا الصحیفة و کان لعبد المطلب.**

ترجمہ: شعب ابن یوسف وہ شعب ہے جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور بنو ہاشم اس وقت پناہ گزین و محصور رہے جب قریش نے ان کے خلاف (بائیکاٹ کا) معاہدہ کیا اور ایک تحریر لکھی تھی اور یہی شِعب عبد المطلب کی تھی۔

(معجم البلدان ، جلد:۵، ص:۲۷۰)

علامہ ازرقی لکھتے ہیں: **شعب ابن یوسف کان لهاشم بن عبدمناف دون الناس.**

ترجمہ: شعب ابن یوسف ہی ہاشم بن عبد مناف کی تھی اس کے ساتھ اور کسی کا تعلق نہ تھا۔

عبد المطلب نے اپنے حصے کے مکانوں کو اپنے بیٹوں میں تقسیم کر دیا تھا۔ اس وقت جب کہ ان کی بینائی جاتی رہی تھی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے والد کا حصہ ملا تھا۔ عباس بن عبد المطلب کو بھی اپنا حصہ ملا تھا۔ (اخبار مکہ ، جلد:۲، ص:۱۸۸)

بیت اُمّ المؤمنین سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا بھی قریب ہی تھا۔ علامہ ازرقی لکھتے ہیں:

و منزل خدیجة زوج النبیّ ﷺ و فیه ابتنی بخدیجة و ولدت فیه خدیجة اولادها جمیعاً و فیه توفیت خدیجة فلم یزل النبی ساکنا فیه حتی خرج الی المدینة مهاجرا فاخذه عقیل بن ابی طالب ثم اشتراه منه معاویه وهو خلیفة فجعله مسجدا و فتح معاویة فیه بابا من دار ابی سفیان التی قال رسول اللّٰه ﷺ یوم الفتح من دخل دار ابی سفیان فهو اٰمن.

ترجمہ:　　اُمّ المؤمنین سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کا گھر جہاں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے شب زفاف فرمائی اور جہاں سیدہ خدیجہ سے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ساری اولاد پیدا ہوئی، وہیں سیدہ خدیجہ کی وفات ہوئی اور ہجرت فرمانے تک نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم وہیں قیام فرما رہے۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت فرمائی تو اس بیت خدیجہ، بیت النور کو بھی عقیل بن ابی طالب نے لے لیا، پھر ان سے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت کے زمانہ میں اسے خرید لیا اور اس بیت النور کو مسجد بنا دیا۔ اس کے ساتھ ہی وہ دار ابی سفیان تھا جس کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا کہ جو ئی دار ابی سفیان میں داخل ہو جائے گا وہ امن میں ہے، اس دار ابی سفیان سے ایک دروازہ بیت سیدہ خدیجہ میں کھول دیا۔ (حوالہ بالا، جلد:۲ص:۱۶۱)

خیال رہے کہ شعب بنی ہاشم بشمول مولد علی و مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ مکرمہ سے جانب مشرق، بیعت سیدہ خدیجہ اور دار سیدنا ابی سفیان مشرق سے تھوڑا جانب شمال اور شعب بنی مخزوم کعبہ مکرمہ سے نچلی جانب مسفلہ میں جنوبی سمت میں تھا۔ اسی محلّہ میں ہبیرہ مخزومی کا گھر تھا جو سیدہ اُمّ ہانی کا شوہر اور ابوجہل کا قریبی رشتہ دار ہو کر بدترین دشمنِ رسول تھا۔ ہبیرہ مخزومی کے بھاگ جانے پر سیدہ اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا (ہند بنت ابی طالب) کلمہ اسلام پڑھ کر اسلام اور شرف صحابیت سے مشرف ہو چکی تھیں۔

آج کے ایک بڑے عالم دین، کالم نگار اور ادیب نے بھی اپنے سفر نامۂ حرمین میں مذکور بالا شِعب کو شِعْبِ بنی ہاشم لکھا ہے۔ (دیکھیے: محمد احمد حافظ، سفر حرمین، روزنامہ اسلام ۱۷/اگست ۲۰۱۴ء)

ہمارا عنوان تھا شِعْبِ بنی ہاشم، زائد از ایک درجن مضبوط حوالے، بڑے مؤرخین کے جن میں مشہور شیعہ مؤرخین بھی شامل ہیں۔ سب نے کہا اس علاقے اور اس محلے کو شِعب بنی ہاشم کہتے ہیں۔ اب معلوم نہیں وہ کون سے مؤرخین ہیں۔ یا کون سے بڑے محدثین ہیں جنھوں نے یہ کہا ہو کہ یہ شعب بنی ہاشم نہیں شعب ابی طالب ہے۔ یہ نام کب اور کن مقاصد سے بدلا گیا۔ قدیم شیعہ مؤرخین بھی یہ نام نہیں لیتے۔ مگر برصغیر پاک و ہند میں (بقول حضرت حکیم الاُمّت تھانویؒ رفض کا پروپیگنڈہ غالب ہے) کسی ایک نے کہہ دیا ہو کہ نام وہ نہیں، یہ ہے۔ پھر اس نام کو اتنا بولا گیا کہ لکھی تاریخوں اور کتب سیرت پر غالب آ گیا۔

نجانے کتنا اندھیرا ہے چار سو تاہم
ترے کرم سے مرے گھر میں روشنی ہے ابھی

مآخذ: (۱) المُنمق (۲) اخبار مکہ (۳) ناسخ التواریخ (شیعہ) (۴) تاریخ یعقوبی (شیعہ) (۵) رسالت خاتم النبیین ﷺ (۶) العقد الفرید (۷) سیرت النبی از علامہ شبلی و سید سلیمان ندوی (۸) تاریخ خلیفہ ابن خیّاط (۹) سیرت لابن ہشام (۱۰) جامع اللطیف (۱۱) سیرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ از مولانا محمد نافع مدظلہٗ (۱۲) مُعجم البلدان (۱۳) روزنامہ اسلام، ۱۷، ۲۴ اگست ۲۰۱۴ء کالم محمد احمد حافظ۔